فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

ابوتراب محمد احسن شہید رحمۃ اللہ علیہ

131 16 نومبر 2012ء 1 محرم الحرام 1434ھ

گلہ بانی سے حکمرانی تک

قیمت 5 روپے

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دے میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے۔ (سورۃ الانعام:49)

(فرح ناز۔سمندری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اللہ پر ایسا توکل کرتے ہو جیسا کہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں بھی اسی طرح رزق دیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے' وہ صبح بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔''

(ترمذی)

(حافظ عبدالمنان۔جہلم)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو!

سنائیں کیسی گزر رہی ہیں آپ کی اس ہلکی پھلکی ٹھنڈ میں دن بھر کی مصروفیات؟ امید ہے کہ آپ اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آپ سے دین کا بہت زیادہ کام لے۔ آمین

پیارے بچو! آپ جانتے ہی ہیں کہ کفار ہم پر ہر طرح سے غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ صرف مسلمان ملکوں پر حملہ آور ہی نہیں ہیں بلکہ کئی اور محاذوں پر بھی وہ اس انداز میں ہم پر چڑھ دوڑے ہیں کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ جہادی میدانوں میں تو کافر کبھی بھی ہم پر غلبہ نہیں پا سکے لیکن کئی جگہ پر وہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے کامیاب آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک محاذ اسلامی تہذیب وثقافت سے اس امت کو دور کرنا اور مغربی تہذیب کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کی ایک مثال یہی دیکھ لیں کہ کفار نے ہمیں اس حد تک غافل کر دیا کیا ہے کہ ہم میں سے اکثریت کو اسلامی مہینوں کے نام تک نہیں پتہ۔ ہمیں یاد بھی نہیں رہتا کہ کب کوئی اسلامی مہینہ شروع ہوا اور کب وہ ختم ہوگا؟ صرف رمضان المبارک، شوال یا ذوالحجہ کا ہمیں خیال رہتا ہے، وہ بھی اس لئے کہ ان کا تعلق عید سے ہے۔ کئی لوگوں کو صرف محرم الحرام کی فکر رہتی ہے اور بس...... یہ انداز کفار کو بہت زیادہ خوش کرنے والا ہے کہ ہم اپنی ثقافت کو بھول جائیں۔ ہم نے یہ کوشش کرنی ہے کہ ہم اسلامی مہینوں سے مکمل آگاہی رکھیں۔ اسی طرح دنوں کے نام بھی ہمیں عربی میں یاد ہوں اور اس انداز سے ہم اپنی تہذیب کو ہر جگہ پھیلائیں۔ یہ سچ ہے کہ آج مجبوراً ہمیں کفار کے رائج کئے گئے نظام کے تحت کئی ایک کام کرنے پڑتے ہیں لیکن ہماری کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی زبان، اپنی تہذیب سے جڑے رہیں۔

اس حوالے سے عربی سکھانے کے لئے ایک ایک چھوٹی سی کوشش ہم کر ہی رہے ہیں، اب اسلامی مہینوں کے تعارف سے بھی آپ کو آگاہ کیا کریں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

آمین

مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا. (سنن ترمذی:3431)

تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے بہت ساری مخلوقات پر فضیلت دی۔

: ایڈیٹر: عبدالرحمٰن :

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

سیرِ جہاں

گٹ والہ کی سیر

جامعہ کے تمام طلبہ صبح 8 بجے گراؤنڈ میں جمع ہوجائیں۔اس اعلان کا سننا تھا کہ ہر طالب علم اپنی اپنی تیاری میں مصروف نظر آنے لگا۔خوشی کا یہ عالم تھا کہ نہ جانے کس طرح رات گزری اور پھر صبح 8 بجے کا وقت بھی آیا۔ جب تمام طلبہ گراؤنڈ میں جمع تھے۔ پرنسپل نے جانے کے متعلق کچھ گفت وشنید کی (یہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کی بات ہے) اتنے میں تین بڑی گاڑیاں گیٹ پر آن پہنچیں۔حکم ملنے پر تمام طلبہ گاڑیوں کی طرف لپکے۔ ایک گاڑی پر تمام اساتذہ کرام جبکہ دوسری پر تمام طلبہ سوار ہوئے۔ کچھ ہی دیر میں ہم گٹ والا جا پہنچے۔ استاد محترم نے ٹکٹیں لیں اور تمام طلبہ قطار در قطار اندر داخل ہونے لگے۔ اندر ہم سب نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔استاد محترم نے ہمیں اوقات کی ترتیب بتلادی تاکہ جاتے وقت کوئی مشکل پیش نہ آئے۔اساتذہ اور طلبہ کے مابین دوڑ کا مقابلہ ہوا۔اس کے ساتھ طلبہ کا کیلے کھانے کا مقابلہ ہوا۔اول آنے والے طالب علم نے چند ہی سیکنڈوں میں تین کیلے کھائے۔اس کے بعد نہ جانے کون کدھر تو کون کہاں؟ ہم کشتیوں کی طرف گئے اور پیڈلوں والی کشتی پر سوار ہوئے۔میرے ساتھ ایک اور بھائی تھا۔ہم دونوں ایک ایک پاؤں سے کشتی چلا رہے تھے۔ میں انتہائی تھک چکا تھا اور کافی دیر ہوگئی تھی۔ادھر ملاح بھی آوازیں کس رہا تھا کہ جلدی آؤ۔ خیر وہاں سے جان چھڑائی تو چڑیا گھر کی راہ لی۔ چند منٹوں میں ہم چڑیا گھر پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے خوبصورت' طرح طرح کے جانور اور پرندوں کا نظارہ کیا۔ پتلی پتلی ٹانگوں والی ہرنیاں دوڑتی ہوئی بہت اچھا منظر پیش کررہی تھیں۔ سب سے عجیب بات یہ کہ ہمارے ساتھ کچھ شرارتی طلبہ بھی تھے۔ انہوں نے دیواریں پھلانگیں اور ہرنیوں کے باڑے میں جا گھسے۔ ہرنیاں اپنے باڑے میں آزاد چل پھر رہی تھیں۔ان لڑکوں نے اپنے رمال کے ٹکڑے کئے اور ہرنیوں کو باندھنا شروع کردیا۔ ہمارے لئے یہ عجیب منظر تھا۔رکو رکو...... جانے نہ دو...... رکو رکو...... یہ آواز آنے کی دیر تھی کہ تمام طلبہ جلدی نکلنے کی کوشش کرنے لگے مگر جلدی کیسے؟ وہ جوان آن ٹپکا۔آپ وہی لوگ ہیں جو پہلے بھی ایسا کام کرتے ہو۔ سب لوگوں نے اقرار کیا کہ جی ہم وہی ہیں۔ جوان بولا: تم سب کو یہاں باندھ دیا جائے گا اور ہم دونوں کو کہا کہ تم اپنے اساتذہ کو بلالاؤ تاکہ حقیقت ظاہر ہوجائے۔ ہم باہر چلے گئے۔ ہمارے لئے راستہ نامعلوم تھا۔ وہیں باقی ماندہ بھائیوں کا انتظار کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ تمام ہنستے ہوئے ہمارے پاس آن پہنچے۔ بھائیو! ہمارا یہ کام اساتذہ کو مت بتانا وگرنہ......؟ ان سب نے ہمیں التجائیہ سے لہجے میں کہا۔ہم نے انہیں یقین دلایا کہ ہم اساتذہ کو نہیں بتلائیں گے مگر طلبہ کو ضرور متنبہ کریں گے۔اللہ اللہ کر کے باقی ساتھیوں کی طرف چلے اور اس وقت پہنچے جب وہ کھانا کھانے والے تھے۔ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے' کھانا کھایا' کھانے کے بعد ہم نے باقی بھائیوں کو بھی بتادیا۔ پھر وہ شغل ہوا جو آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اساتذہ کے حکم پر تمام طلبہ جمع اور گاڑیوں پر سوار ہوئے۔ وہ طلبہ شرم کے مارے بس میں بھی سارا سفر سر اٹھا کر بات نہ کرسکے۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے شرارتی لوگوں کا حال...... یوں ہوتا ہے ان کا حال......سوچ لو کہ کہیں ہم لوگ تو شرارتی نہیں وگرنہ ہمارا بھی وہی حال ہوگا جوان کا ہوا۔

(زبیر بن خالد' عثمان بن خالد مرجالوی)

گلدستہ روضہ

رسول ﷺ کی مسکراہٹیں

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے سواری چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا" وہ شخص حیران ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا مجھے تو سواری درکار ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمانے لگے: "کوئی اونٹ ایسا بھی ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو"۔

(طیبہ سلیم، جویریہ نذیر۔ ارزانی پور)

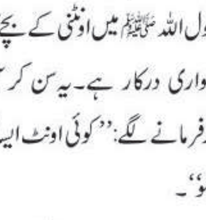

پسندیدہ شعر

یہ تو سچ ہے کہ اندھیروں کا تسلط ہے مگر
شمعیں بجھنے نہ دو ظلم کے ایوانوں میں
آندھیاں جبر و تشدد کی بہت تیز سہی
وہ دیپ تم ہو جنہیں جلنا ہے طوفانوں میں

(لبابہ فاروق بنت فاروق الرحمٰن، شاہ کوٹ)

☆......☆......☆

کافر کی یہ پہچان ہے کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان ہے کہ گم اس میں ہے آفاق

(صباء رفیق۔ گڑھی گوندل)

☆......☆......☆

اے انسان! اپنے رب کو سجدہ کرکے سو
تجھے کیا معلوم صبح ہو یا نہ ہو

(نورین فاطمہ 461 گ ب، سمندری)

☆......☆......☆

معلومات انبیاء علیہم السلام

☆ عرب کے مشہور قبیلے قریش کے جدِ اعلیٰ کا نام حضرت اسماعیل علیہ السلام تھا۔

☆ پیغمبروں میں سب سے طویل عمر حضرت نوح علیہ السلام نے پائی۔

☆ سب سے زیادہ بولیاں جاننے والے پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

☆ قوم ثمود کی طرف بھیجے جانے والے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔

☆ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہتے ہیں۔

☆ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔

☆ کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں۔

☆ کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔

☆ بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(محمد احسن جاوید، ملتان)

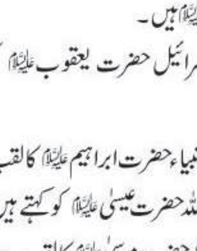

دس باتوں کی وصیت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی تھی۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، خواہ تمہیں قتل کردیا جائے یا جلا دیا جائے۔

۲۔ والدین کی حکم عدولی نہ کرنا، خواہ وہ تمہیں تمہارے اہل وعیال سے بے دخل ہونے کا حکم دیں۔

۳۔ جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرنا، یاد رہے جو آدمی جان بوجھ کر ایک بھی فرض نماز ترک کردے، اس سے اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان اٹھ جاتی ہے۔

۴۔ کبھی شراب نوشی نہ کرنا، یہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت سے بچو اللہ تعالیٰ کی معصیت کرنے سے اس کی ناراضگی آتی ہے۔

۶۔ کسی بھی صورت میں میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر نہ جانا اگرچہ لوگ مارے جارہے ہوں۔

۷۔ کسی علاقے میں لوگوں میں عام طور پر موت آنے لگے تو ثابت قدم رہنا۔

۸۔ اپنے اہل وعیال پر حسبِ استطاعت خرچ کرتے رہو۔

۹۔ اہل وعیال کی تادیب کی خاطر اپنی لاٹھی ان پر سونتے رکھو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی کے انجام سے خبردار کرتے رہو۔

(مسند احمد، جلد ۵، صفحہ ۲۳۸، حدیث ۲۲۷۵)

(ابوبکر ذکی، ابراہیم ذکی، مبارک پور)

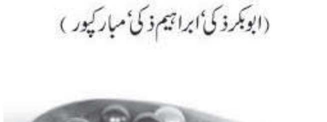

اقوالِ زریں

۱۔ بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

۲۔ تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں۔

☆ سلام کرنا۔

☆ دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔

☆ مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

۳۔ سب سے بہتر لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا ہو۔

۴۔ جس نے اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھ لیا، جان لو اسے کوئی مرتبہ حاصل نہ ہوا۔

۵۔ ادب انسان کا زیور ہے۔

۶۔ حسد بہت بری شے ہے، اسے دل میں ہرگز نہ رکھو۔

۷۔ حقیقی کامیابی لگاتار محنت سے حاصل ہوتی ہے۔

۸۔ کلام میں نرمی اختیار کرو، لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔

۹۔ کام کو جلد کرنے کی فکر نہ کرو بلکہ بہتر طور پر انجام دینے کی فکر کرو۔

(عکاشہ ایاز، علی ارقم، گڑیا۔ ساہیوال)

تقویٰ کیا ہے؟

پیارے بچو! ایک روز امیر المومنین سیدنا عمر ؓ نے سیدنا کعب ؓ سے پوچھا: تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ سیدنا کعب ؓ نے پوچھا: کیا کبھی خاردار جھاڑیوں میں سفر کیا ہے؟۔ سیدنا عمر ؓ نے کہا: ہاں، سیدنا کعب ؓ نے پوچھا: آپ ؓ جھاڑیوں سے کیسے گزرتے ہیں؟ سیدنا عمر ؓ نے جواب دیا: میں اپنے کپڑے سمیٹ کر جسم کو بچا کر گزرتا ہوں تا کہ مجھے کوئی کانٹا نہ لگ جائے۔ سیدنا کعب ؓ نے کہا: اسی کا نام تقویٰ ہے۔

یعنی یہ دنیا خاردار جنگل ہے جس میں کانٹے ہیں۔ اس جنگل سے انسان اس طرح گزرتا ہے کہ اس کا دامن کانٹوں سے پاک رہے۔ یہی تقویٰ کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(طیبہ سلیم، طیبہ گلزار، نورین شوکت، ارزانی پور)

عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم

ایک دن سعید بن زید ؓ نے سنا کہ ایک شخص اصحاب رسول ﷺ کو برا بھلا کہہ رہا ہے، ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس بات کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل و دماغ میں ثبت ہو گئی، میں جھوٹا راوی نہیں ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے جھوٹی بات بیان کروں، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس لوگ جنت میں ہیں، ابوبکر ؓ جنت میں، عمر بن خطاب ؓ جنت میں، عثمان بن عفان ؓ جنت میں، علی بن ابی طالب ؓ جنت میں، طلحہ بن عبید اللہ ؓ جنت میں، زبیر ؓ جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف ؓ جنت میں، سعد بن ابی وقاص ؓ جنت میں، ابوعبیدہ بن جراح ؓ جنت میں، اگر تم چاہو تو میں دسویں کا بھی نام لے لوں۔ لوگ ان کے پیچھے پڑ گئے، ان کو اللہ کا واسطہ دے کر کہنے لگے: اے صحابی رسول ﷺ بتائیں وہ دسویں شخصیت کون سی ہے؟ تو سعید بن زبیر ؓ فرمانے لگے تم لوگ مجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے ہو تو اللہ کی قسم دسواں میں ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کسی شخص نے حصہ لیا یا حاضر ہوا اور اس کا چہرہ غبار آلود ہو گیا تو اس کا یہ عمل تمہارے ایک شخص کی ساری زندگی سے افضل ہے خواہ اس کی عمر سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر ہو۔ (سنن ابی داؤد: 4650)

(حافظ صہیب عاصم، گوجرانوالہ)

جہاد فی سبیل اللہ

○ ایک موسم نہیں جو اپنی مدت پوری کرے اور رخصت ہو جائے۔

○ ساون نہیں جو ٹوٹ کے برسے اور تھم جائے۔

○ آگ نہیں جو سلگے، بھڑکے اور بجھ جائے۔

○ گلاب نہیں جو کھلے اور مرجھا جائے۔

○ جہاد فی سبیل اللہ تو ایک سانس ہے جو چلے گی تو زندگی، رکے گی تو شہادت۔

(فائزہ الیاس، گوجرانوالہ)

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

یرموک کے میدان میں لڑائی جاری تھی، ایک شخص زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر مامور تھا۔ ایک طرف سے اُسے آواز آتی ہے "پانی"، وہ آواز کی سمت بڑھتا ہے، مشکیزے سے پانی کا پیالہ بھرتا ہے اور اپنے زخمی بھائی کو پیش کرتا ہے، وہ پانی کا پیالہ پکڑنے کے بالکل قریب ہے کہ دوسرے زخمی کی آواز آتی ہے "پانی" پہلا زخمی یہ کہہ کر پینے سے انکار کر دیتا ہے کہ پہلے دوسرے بھائی کو پلاؤ۔ اس کی پیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پانی پلانے والا مشکیزہ اٹھائے پانی کا پیالہ ہاتھ میں تھامے دوسرے زخمی کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے پانی پیش کرنے ہی لگتا ہے کہ تیسرے کی آواز آتی ہے "پانی"۔ دوسرا یہ سن کر پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے کہ تیسرے کی پیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے، وہ تیسرے کی طرف بڑھتا ہے مگر پہنچنے سے پہلے ہی شہادت پا جاتا ہے، پانی پلانے والا پلٹتا ہے، وہ دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے مگر اس کی روح بھی پرواز کر گئی ہوتی ہے۔ اب وہ پہلے پاس آتا ہے مگر وہ بھی شہادت پا چکا ہوتا ہے۔ یوں تینوں بھائیوں نے اپنی جان دے دی لیکن اپنی پیاس پر اپنے بھائی کو ترجیح دی۔

(حمزہ حازم، لاہور)

سنہری باتیں

☆ ہر شخص کو اس کے ہنر اور جوہر کے مطابق جگہ دینی چاہیے۔

☆ جاہل لوگوں سے مت میل جول رکھو، ورنہ وہ تجھے بھی جاہل بنا دیں گے۔

☆ زیادہ سنو اور کم بولو۔

☆ عبادت میں دل کی، مجلس میں زبان کی اور دستر خوان پر پیٹ کی حفاظت کرو۔

☆ حکمت اور دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیونکہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

(علی ارقم، شاہد۔ ساہیوال)

گلہ بانی سے حکمرانی تک

عبدالرحمٰن

وہ خوب گورے چٹے سرخی مائل رنگت والے تھے۔ دونوں رخسار، ناک اور دونوں آنکھیں بہت خوبصورت تھیں۔ دادا قبیلے کے معزز ترین افراد میں شمار ہوتے تھے۔لوگ جھگڑوں کا فیصلہ کروانے کے لئے ان کے دادا کے پاس آتے تھے۔

دادا کی طرح ان کے والد بھی اولاد کی تربیت میں بہت سختی کرنے کے قائل تھے۔ لہٰذا بچپن میں ہی انہیں چراگاہ کی طرف اونٹ چرانے بھجوا دیتے۔ وہ انکار کرتے لیکن والد سختی کرتے اور مجبوراً اُن کو جانا پڑتا۔ اس سختی کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت میں بھی کچھ سختی آ گئی تھی۔ عرب کے تپتے صحرا میں اونی قمیض پہن کر اونٹ چرانے والے جب جوان ہوئے تو مزاج میں بلا کا غصہ تھا۔ پورا شہران کے غصے سے ڈرتا تھا۔ بہادر بھی بلا کے تھے۔ بڑے بڑے جنگجوان کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ زندگی بھر اپنے ابتدائی ایام کی سختی کو یاد کرتے رہے۔

خوش قسمت تھے کہ پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا ورنہ شہر میں بہت کم لوگ تھے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ اس لئے اب تو شہر میں قدر و قیمت اور بھی بڑھ گئی تھی۔ جب پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تو شاعری بھی کرنا شروع کی اور اس میں بھی کمال حاصل کیا۔

گلہ بانی سے فراغت پا کر جب تجارت کی طرف متوجہ ہوئے تو ذہانت کی بناء پر جلد ہی کامیاب تاجر بن گئے۔ اب مالی طور پر مستحکم تھے۔ سو شہر کی اشرافیہ اور معزز ترین افراد میں شمار ہونے لگے۔

☆......☆......☆

شہر بہت قدیم اور اس پورے علاقے کا مرکز تھا۔ دور دراز سے لوگ یہاں آتے تھے۔ اس کی روایات کا بہت احترام کیا جاتا تھا لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے ایک شخص تھا جو ان روایات کو تبدیل کرنے کی باتیں کرتا تھا۔ انہیں وہ شخص بہت برا لگتا تھا لیکن اس کے حامی تھے کہ بڑھتے ہی چلے جا رہے تھے۔ وہ اس کے حامیوں پر بے پناہ تشدد کرتے لیکن نہ جانے وہ شخص کیا گھول کر پلاتا تھا کہ اس کے حامی پلٹتے ہی نہ تھے۔ ایک دن جب انہیں بہت غصہ آیا تو اس شخص کو قتل کرنے کی ٹھانی جو اس نظام کو اور مذہب کو بدلنے کی باتیں کرتا تھا۔ گھر سے جب تلوار لے کر چلے اور اس شخص کے پاس جانے لگے تو پتا چلا کہ اپنی ہی بہن اور بہنوئی اس شخص کے گرویدہ ہو چکے ہیں۔

یہ سن کر بہت غصہ آیا اور پہلے اپنے بہنوئی اور بہن کی خبر لینے کی ٹھانی۔ بہن کے گھر پہنچے تو انہیں خوب مارا لیکن جب بہن نے اس شخص کا پیغام سنایا تو دل پر کچھ اثر ہو گیا۔ کہنے لگے ذرا مجھے بھی اس شخص کے پاس لے چلو۔ میں بھی سنوں وہ کہتا کیا ہے۔ بہنوئی نے ساتھ لیا اور چل پڑے۔

ادھر جب محافظوں نے انہیں آتے دیکھا تو سخت پریشان ہوئے لیکن وہ شخصیت جو اس شہر کی روایات میں تبدیلی کی خواہاں تھی، وہ نہایت پرسکون تھی۔ یہ جب آگے بڑھے تو دل میں عجب بے چینی تھی لیکن جب قریب پہنچے تو دل جیسے موم ہو گیا۔ زبان سے اقرار کیا‘ دل سے گواہی دی اور دل و جان سے ان کے حامی بن گئے۔ اب کسی کی جرأت نہ تھی کہ ان کے خلاف کچھ کہہ سکتا۔ اب تو انہیں گویا آزادی مل گئی تھی۔

☆......☆......☆

جب خیالات یکساں ہو گئے تو اس عظیم شخصیت کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہونے

لگے۔ ہر مشورے میں شمولیت ضروری سمجھی جانے لگی۔ انتہائی اہم معاملات میں شامل ہونے لگے۔ مخالفین کے خلاف ڈٹ گئے۔ تبدیل شدہ نظریات والے لوگ ان کی شمولیت سے بہت مضبوط ہو گئے تھے جبکہ مخالفین بہت کڑھتے تھے۔ مخالفین کے ظلم و ستم تھے کہ بڑھتے ہی چلے جا رہے تھے۔ اب تو حامیوں کو بھی اجازت مل گئی کہ کسی دوسرے شہر میں ہجرت کر جائیں۔

ظلم و ستم سے تنگ آ کر جب یہ لوگ ایک دوسرے شہر میں ہجرت کر گئے تو وہاں ان کی حکومت قائم ہو گئی۔ معاملات حکومت میں بھی ان کا مشورہ انتہائی اہم سمجھا جانے لگا۔ حتیٰ کہ دیگر ساتھیوں کی مخالفت کے باوجود مشورہ مانا جاتا۔

☆......☆......☆

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مسند حکمرانی پر فائز ہو گئے۔ جب مسند حکمرانی پر فائز ہو گئے تو طبیعت میں جو بلا کی سختی تھی وہ جاتی رہی۔ تواضع اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ اتنے بڑے علاقے کے حکمران ہونے کے باوجود اپنے گھر کا کام خود کرتے تھے۔ خود آٹا پیستے اور گھر کا سودا سلف لے کر آتے تھے۔ لباس بھی وہ پہنتے کہ جس میں پیوند لگے ہوتے تھے۔ لیٹتے تو کھجور کی چٹائی پر ہی لیٹ جاتے تھے جبکہ مخالفین کے دلوں میں دہشت و بربریت کا عالم یہ تھا کہ وہ دور بیٹھے ہی کانپتے تھے جبکہ عوام میں حد درجہ مقبول تھے۔

سرکاری خزانے کی ایک پائی بھی اپنے اوپر یا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بہت ناگوار محسوس کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ جب کسی ملکہ نے آپ کی بیوی کے لئے تحفے تحائف بھجوائے تو وہ بھی بیت المال میں جمع کروا دیے۔ اسی طرح ایک دفعہ جب خوشبو کی تقسیم کا معاملہ تھا کہ کون خوشبو تقسیم کرے؟ تو آپ کی بیوی نے کہا کہ لائیں میں خوشبو تقسیم کر دوں لیکن ان کو روک دیا کیونکہ اگر وہ خوشبو تقسیم کریں گی تو ان کے ہاتھوں میں خوشبو لگے گی اور یہ ان کے حصے میں آنے والی خوشبو سے زائد ہو گی۔ لہٰذا اتنی بھی زیادتی گوارا نہیں ہے۔

حکمران تھے اور ایک اونٹنی سرکاری خزانے کی تھی۔ غلام نے لا کر اس کا دودھ پلا دیا۔ جب غلام نے بتایا کہ دودھ فلاں اونٹنی کا ہے تو اس پر سخت غصہ ہوئے کہ تو نے مجھے کیوں عوام کا مال ناجائز کھلایا ہے۔ اس معاملے پر پھر لوگوں سے اجازت چاہی کہ اگر عام لوگ اجازت دیں تو اس اونٹنی کا دودھ استعمال کر لیں۔

اس طرح جب کچھ ممالک سے شہد آیا تو اس کو استعمال کرنے کے لئے بھی عوام کی اجازت طلب کی۔ عوام نے جب یہ مطالبہ سنا تو بے اختیار اجازت دے دی اور کچھ تو رونے لگے۔

چونکہ حکمران تھے اس لئے اپنے آپ کو حکمرانی کے تکبر سے بچانے کی کوشش کرتے رہتے۔ اس مقصد کے لئے ایک دن عوام کو اکٹھا کیا اور انہیں بتایا کہ میں بچپن میں بہت تنگدست تھا اور میرے والد مجھ پر سختی کرتے تھے۔ اپنے اور لوگوں کے اونٹ چراتا تھا اور اس کے عوض محض کچھ کھانے کو ہی ملتا تھا۔ اتنا بتا کر عوام کے سامنے چپ ہو گئے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ سب بتانے کا مقصد کیا تھا تو کہنے لگے کہ میرے دل میں آ رہا تھا کہ میں حکمران ہوں تو اس غرور کو توڑنے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔

اپنے ماتحت افراد کے بارے میں بہت محتاط تھے۔ کسی صورت اپنے عہدیداروں کو اختیارات کا ناجائز استعمال نہ کرنے دیتے تھے۔ بلکہ کچھ مخصوص شرائط تھیں جو انہوں نے عہدیداروں کے لئے قائم کر رکھی تھیں۔ عوام کی فلاح و بہبود کے بارے میں نہایت فکرمند رہتے، اسی لئے عوام میں ہر دلعزیز تھے۔

اپنی اولاد کے بارے میں بھی نہایت محتاط تھے کہ کہیں حکمران کی اولاد ہونے کی وجہ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا لیں۔ ایک دفعہ جب بازار میں نکلے تو ایک صحت مند اونٹ دیکھا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ انہی کے بیٹے کا ہے تو بیٹے کو فوری طلب کر لیا اور پوچھا کہ یہ اونٹ کہاں سے آیا ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ یہ اونٹ تو میں نے خریدا تھا اور چراگاہ میں چھوڑ دیا تھا تاکہ پل جائے۔ جب یہ سنا تو کہنے لگے کہ چونکہ لوگوں کو پتہ تھا کہ یہ اونٹ تیرا ہے اس لئے لوگوں نے اسے خوب کھلایا پلایا ہو گا۔ بیٹے کو حکم دیا کہ فوری اونٹ کو بیچو اور اپنی اصل رقم رکھ کر منافع بیت المال میں جمع کروا دو۔

غرض انہیں یہ گوارا نہ تھا کہ ان کا بیٹا حکمران کی اولاد ہونے کے ناطے اتنا سا بھی فائدہ حاصل کر لے۔ اپنی رعایا میں تو بہت مقبول تھے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں بہت کھٹکتے تھے۔ دشمن مسلسل ان کے قتل کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ پھر ایک دن دشمن کا وار چل گیا۔ دار الخلافہ میں ہی ایک شخص نے حملہ کر دیا۔ حملہ خوب کاری ثابت ہوا اور مرض الموت تک پہنچ گئے۔ پورے علاقے سے قابل طبیبوں کو بلایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر اس مرض اور زخم کی تکلیف میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

[پیارے بچو! یہ اسلام کی ایک نامور ہستی کا قصہ حیات ہے۔ آپ نے اب یہ بتانا ہے کہ یہ مشہور ہستی کون ہیں۔ جلد سے جلد اس ہستی کا نام لکھ کر بذریعہ ڈاک روانہ کریں۔ پھر قرعہ اندازی کے ذریعے صحیح جواب دینے والے کو انعام دیا جائے گا۔]

دارِ ارقم سکول گلشن رفیق کیمپس

طلحہ بھائی......طلحہ بھائی اٹھ جائیں

بلال بھائی سونے دو یار......نہیں طلحہ بھائی اٹھ جائیں...... ہمارے پاس وقت کم ہے۔ صرف 20 منٹ رہ گئے ہیں اور ہم نے سکول پہنچنا ہے۔ طلحہ بھائی جو فجر کی نماز پڑھ کر سو گئے تھے اور میں انہیں اٹھانے لگا کہ چلیں میرے ساتھ پروگرام کرنے۔ طلحہ بھائی اٹھے اور ہم پروگرام کے لئے پہنچے۔ ساتھ ہی ذیشان بھائی بھی آ گئے اور فرقان بھائی بھی۔ جب ہم سکول میں داخل ہوئے تو سب بچے اور اساتذہ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ باقاعدہ سٹیج لگایا گیا۔ ہمارا پروگرام دیکھنے کے لئے اساتذہ اور پرنسپل صاحب بھی بیٹھ گئے۔ سکول میں بچوں کی تعداد 900 تھی۔ 9th اور 10th کلاس کی بچوں نے میزبانی کی۔ تلاوت اور نعت پڑھی گئی۔ اس کے بعد طلحہ بھائی نے بچوں کو حرمت رسول ﷺ پر درس دیا۔ پھر سیرت کوئز کا مقابلہ شروع کیا گیا۔ حصہ لینے والے بچوں کو سٹیج پر اکٹھا کر لیا گیا۔ ذیشان بھائی نے بچوں کا ٹیسٹ لیا۔ تمام بچوں کی تیاری اتنی اچھی تھی کہ ہم پریشان ہو گئے کہ ہم کس کو فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ کا انعام دیں۔ خیر 6 بچوں کی پوزیشن آ ہی گئی۔ ہم نے پرنسپل صاحب کو سٹیج پر بلایا اور انہوں نے بچوں کو انعامات دیئے اور باقی بچوں میں روضۃ الاطفال تقسیم کر دیا گیا۔ پرنسپل صاحب نے حرمت رسول ﷺ پر تقریری مقابلے کے لئے ہمیں اپنے سکول کی آفر کی کہ ہم ان کے سکول میں مقابلہ کروائیں۔

☆☆☆☆☆

حرمت رسول ﷺ تقریری مقابلہ

پیارے بچو! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور تھا) کچھ بچے آپس میں کھیل رہے تھے۔ ایک بچہ ڈنڈا پکڑتا، گیند کو مارتا اور ہدف تک پہنچاتا۔ دوسرے بچے گیند کو روکنے کی کوشش کرتے۔

اچانک کیا ہوا کہ گیند ایک عیسائی پادری کو جا لگی۔ عیسائی پادری کو بہت غصہ آیا، جب بچے اس سے گیند لینے گئے تو اس نے گیند دینے سے انکار کر دیا اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کر دی۔ بچوں نے جب دیکھا کہ پادری نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے تو انہوں نے ڈنڈوں سے مار مار کر اس پادری کو ہلاک کر دیا اور نبی ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار اور عملی ثبوت دیا۔

اسی سوچ کے پیش نظر ہم نے ایک سکول میں حرمت رسول ﷺ کے موضوع پر تقریری مقابلہ رکھا۔ سب بچے اس موضوع کو سن کر بہت خوش ہوئے اور **15** بچوں نے مقابلے میں حصہ لیا۔ جب تقریری مقابلے کے دن ہم سکول پہنچے تو بچے بہت پرجوش تھے۔ تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ تین ججز بیٹھے تھے جنہوں نے فیصلہ کرنا تھا۔ پھر باری باری بچوں نے آ کر تقاریر کیں۔ تقریر میں بچوں نے نبی ﷺ سے محبت کا اظہار کیا اور سکول کے باقی بچوں نے نعرے لگائے (حرمت رسول ﷺ پر ...... جان بھی قربان ہے)۔ طلحہ بھائی اور اساتذہ نے بچوں کو حرمت رسول ﷺ پر درس دیا۔ بچوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہر گستاخ کو انجام تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ اس کے بعد فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ آنے والے بچوں کو بالترتیب **500**، **300** اور **200** روپے کے نقد انعامات دیے گئے اور روضۃ الاطفال تقسیم کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

ساندل اسلامک سکول جھمرہ

پیارے بچو! جنگل میں منگل والی کہاوت تو آپ نے سنی ہی ہوگی۔ ایسا ہی کچھ میں نے دیکھا۔ تو پھر سنیے! صبح فجر کی نماز پڑھ کر میں اور عبدالحنان بھائی نے سفر کا ارادہ کیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، موسم کافی خوشگوار تھا۔ سفر کی دعا پڑھی اور جھمرہ تحصیل کی طرف چل پڑے جو کہ دیہات کی مانند ہے۔ تقریباً 30 کلومیٹر کا سفر طے کر کے ہم جھمرہ پہنچے۔ سکول کے ارد گرد جنگل کا سا ماحول تھا اور سکول اس قدر خوبصورت تھا کہ کیا کہنے! جب ہم اندر داخل ہوئے تو بچے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ بالکل جنگل میں منگل والا ماحول تھا۔ سکول تین عمارتوں پر مشتمل تھا اور وہاں خوبصورت مسجد تھی اور بہت بڑا پارک تھا جس میں بچوں کے لئے جھولے لگے ہوئے تھے۔ پہلے جس کلاس میں ہم وہاں 7th اور 8th کے بچے جمع تھے۔ وہاں ہم نے روضہ سوسائٹی کا تعارف کروایا اور حرمت رسول ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے بچوں کو نصیحت کی۔ جب ہم نے بچوں سے پوچھا کہ کون پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو سب بچوں نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے کہ ہم پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں تو ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ پھر ہم دوسری کلاس میں گئے تو وہاں 6th تک کے بچے جمع تھے۔ انہیں اسامہ بن زید کی سیرت بتائی گئی اور ان سے سوال پوچھے گئے۔ پھر انکی بسم اللہ گیم کروائی گئی جس سے بچے اور خوش ہو گئے۔ پھر ہم نے بچوں میں

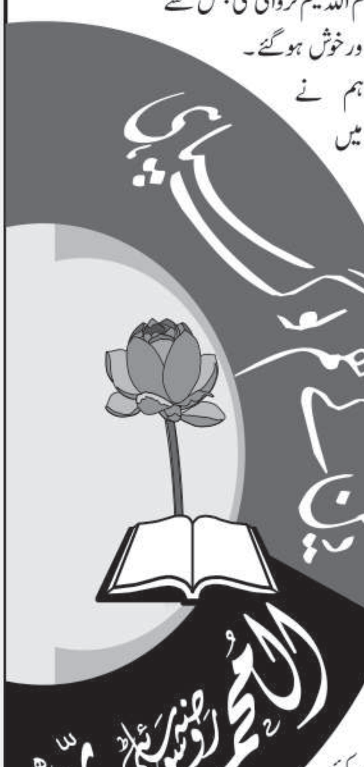

سیرت کوئز تقسیم کر دیے اور انہیں تیاری کرنے کا کہا۔ پھر ظہر کی نماز کا ٹائم ہو گیا تو سب بچے اذان کی آواز سن کر مسجد میں آ گئے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگے۔ پھر نماز کے بعد پرنسپل صاحب نے بچوں کو ذوالحجہ کے 10 دنوں کی فضیلت بتائی اور انہیں تکبیرات پڑھنے کو کہا گیا اور انہیں دعا سکھائی گئی۔ ہم سکول کے ماحول کو دیکھ کر بہت حیران تھے بالکل جنگل میں منگل والا ماحول تھا۔ پھر ہم روضۃ الاطفال تقسیم کئے اور وہاں سے واپس آ گئے۔

(رپورٹ: بلال شیخ)

اسلام کی خاطر

(جویریہ بتول۔چکوال)

بچو! کلمۂ حق کو قبول کرنے کے بعد انہوں نے جو دور دیکھا تھا...... وہ ظلم وستم پر مبنی تھا...... کفارِ مکہ نے اہل اسلام پر ہر طرح کی پابندیوں کی بھرمار کر دی تھی...... انہی مظالم سے تنگ آ کر اپنے رہبر وراہ نما کے حکم عظیم پر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے...... مہاجرانہ زندگی بسر کرنے کے بعد جیتا چلا کہ حالات قدرے سنبھلے ہوئے ہیں تو واپس مکہ آ گئے......!!...... مگر کافر کا دل بھلا اسلام جیسی روشنی کو برداشت کیسے کر سکتا ہے کہ اس روشنی سے اس کے دل کے سیاہ دھبے واضح نظر آتے ہیں۔ سو دلیل کے میدان میں مار کھانے کے بعد اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آنا شروع دن سے کفار کا معمول رہا ہے۔

جب حالات نے کروٹ نہ لی...... ستم کی داستان طویل ہونے لگی تو مسلمان مدینہ کی جانب ہجرت کرنے لگے...... تو وہ بھی اپنے خاندان والوں کو ہمراہ لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے......!!

رب کے لئے گھر بار چھوڑنا تو ان کے لئے مشکل بات ہرگز نہ تھی کہ وہ اس سے قبل بھی اپنے قدموں کو راہِ ہجرت سے شناسا کرا چکے تھے...... سو اب کے بھی برضاو رغبت چل پڑے...... اور اب تو ہجرت بھی وسیع پیمانے پر تھی...... عزیز و اقرباء تھے...... گھر والے رشتہ دار تھے۔ جب چل پڑے تو گھر ویران تھے...... ویران کیوں نہ ہوتے؟ کہ مکین رختِ سفر باندھ کر نجانے کب تک کے لئے الوداع کہہ رہے تھے...... ہوائیں سرسراتی تو سناٹے میں عجب شور پیدا ہوتا...... پرندے چہکتے...... اٹھکیلیاں کرتے کھڑکیاں اور دروازے پار کرتے مگر بشر کا مسکن وہ مکان نہ تھے۔ کفر کے امام ابوجہل، عتبہ وغیرہ نے ایک دن مہاجر راہوں کے راہیوں کے گھروں کا دورہ کیا...... حالات کا جائزہ لیا...... خالی مکانات میں ہواؤں کی اٹھکیلیوں اور خاموشیوں کے ڈیروں پر غور کیا...... یوں لگتا تھا جیسے یہاں کوئی نہ رہا ہو۔

چنانچہ ابوجہل نے ان کے مضبوط و عالیشان محل جو اپنے وقت کے مطابق تھا پر قبضہ کر لیا۔ جب اڑتے اڑاتے خبر ان تک پہنچی تو دل افسردہ ہو گیا۔ وطن کی یادیں بھلا کب بھولتی ہیں۔ ہنستے بستے گھروں میں اجاڑ پیدا ہو جائے تو کیفیت عجیب رخ اختیار کر لیتی ہے۔ شاہ اممؑ والی مدینہ، سرورِ قلب و سینہ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ ابوجہل نے میرے گھر میں ڈیرہ ڈال لیا ہے، وہ جو کائنات کا بدترین شخص اور امت کا فرعون ہے...... میرا دل مزید پریشان ہو گیا ہے۔ کوئی حل تجویز فرمائیے!۔ پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ! کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس مکان کو چھوڑنے پر اور پھر ابوجہل کے قبضے کے بدلے اللہ تجھے جنت میں عالی شان محل عطا کر دے۔

''تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دور کروں گا اور ہر صورت انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اللہ کے ہاں سے بدلے کے لیے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔'' (سورہ آل عمران: 195)

عبداللہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیر گئے...... واقعی یارسول اللہ ﷺ اس کے بدلے مجھے یہ اعزاز حاصل ہو سکتا ہے؟

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جا جنت میں تیرا عالی شان گھر بن چکا ہے''۔

یہ کتنی عظیم سعادت تھی کہ دنیا میں رہتے ہوئے جنت کے محلات کی بشارت ملے...... اب انہیں گھر اجڑنے، مال و متاع ضائع ہونے...... سب کچھ لٹ جانے کا غم ذرہ بھر بھی نہ رہا......!!

کیسے عظیم تھے وہ لوگ؟ جو اپنی آخرت کی فکر میں دنیا کو قربان کرتے تھے اور جنت کی تلاش و حصول کے لئے سرگرداں رہتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ آخرت کے بھاری دن کو پسِ پشت ڈال کر دنیا کو پانے کی جستجو میں محو ہیں۔ اللہ ہمیں راہِ ہدایت پر صحیح معنوں میں عمل کی توفیق دے۔ آمین

ساتھیو! یہ صحابی رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے...... اللہ کی رحمتیں ہوں اُن پر...... رضی اللہ عنہ ورضوعنہ

گناہ کے ازالے کا نبوی نسخہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔
انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ مجھے مزید وصیت کریں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: غلطی کے بعد نیکی کر لیا کرو، یہ نیکی غلطی کا ازالہ کر دے گی۔
انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آیا کرو۔
(مسند احمد، جلد ۵، صفحہ ۲۳۶، حدیث ۲۲۰۵۹)
(ابوبکر ذکی، ابوحفص ذکی۔مبارک پور)

حافظ عمر بن عبدالرزاق ۔ لاہور

یہ ڈرائنگ کپڑے پر کڑھائی کر کے بھیجی گئی ہے۔

اخت ابتسام ساجد ۔ نوکھر

زبیر بن خالد مرجالوی، عثمان بن خالد مرجالوی

تصویری نمائش

اگلی تصویری نمائش کا موضوع

برف باری

نوٹ پہلے تین انعام یافتگان کو 500 روپے کی کتب ارسال کی جائیں گی

سعدیہ آصف ۔ لاہور

عاقبہ صبیحہ ۔ بہاول پور

عبداللہ ۔ علی پور چٹھہ

محمد مصعب عمیر، یحییٰ مجاہد ۔ دنیا پور

بلال ذوالفقار

بچوں کی سائنس

راکھ کی تحریر

السلام علیکم!

پیارے، بہادر مجاہد سائنسدانوں کے لئے ایک تجربہ تحفتاً پیش کررہا ہوں۔ اکثر شعبدہ باز لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے یہ تکنیک استعمال کرتے ہیں۔

آپ لوگوں کے گھر میں چائے تو بنتی ہوگی...... کیا......؟؟ بنتی ہے تو پھر مسئلہ ہی ختم کیونکہ آپ کو اس تجربے کے لئے قہوہ کی ضرورت پڑے گی۔

ضروری اشیاء: قہوہ، ایک چمچ، ایک ماچس کی تیلی، اخبار کا ٹکڑا یا کسی بھی کاغذ کا ٹکڑا مگر جرار یا روضۃ الاطفال کا صفحہ نہیں لینا......!!

طریقہ: اب کارروائی شروع کرتے ہیں، ماچس کی تیلی لیکر مصالحے والی سائیڈ کے بجائے سادہ طرف سے قہوے میں ڈبوئیں اور اپنی ہتھیلی پر اس کا نام لکھیں جسے آپ یہ کرتب دکھانا چاہتے ہیں۔ اسے تھوڑی دیر سوکھنے دیں (یہ سب کے سامنے نہیں کرنا) پھر کاغذ کا ٹکڑا جلائیں اور راکھ بن جائے تو تھوڑی سی راکھ ہاتھ پر رکھ کر آہستہ سے مل لیں۔ باقی راکھ جھاڑ کر اپنا ہاتھ دکھائیں اس پر نام نظر آئے گا۔

وجہ: قہوہ میں موجودہ چینی (شکر) ہاتھ پر چپک کر جم جاتی ہے اور جب راکھ اس پر رکھتے ہیں تو وہ راکھ گرمائش کی وجہ سے صرف اس جگہ ٹھہرتی ہے جہاں جہاں تیلی سے نام لکھا گیا تھا۔

احتیاط: نام اکیلے میں لکھنا ہے، خشک کرنے کے بعد پانی سے بچنا ہے اور راکھ کو زیادہ رگڑنا نہیں۔

(ابن چاند محمد ۔ کورنگی کراچی)

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام ہوجایئے ہوشیار...... کیونکہ ہم بھی ہورہے ہیں روضۃ الاطفال کی آدھی ملاقات میں سوار...... اگر نہ آئے پسند آپ کو ہماری گفتار...... تو راستے سے ہٹا دیجیے اس خط کو جھٹ سے یار...... امید ہے جی رہے ہوں گے آپ خوش وخرم باالاختصار...... اللہ سے ہم کرتے ہیں دعا ہر بار...... کہ نہ ہو کوئی مسلمان اپنے بھائی سے دل آزار...... رہے ہمیشہ سب کے درمیان محبت و پیار...... اب روضے کے متعلق بھی سن لیں ہماری پکار...... روضے نے رکھی ہوئی ہے اپنی عمدگی برقرار...... اس لئے تو کثرت سے ہیں اس کے پرستار...... ایک سے بڑھ کر ایک ہر اک تحریر کا معیار...... قرآن وحدیث کے سچے واقعات سے ہی سجتا ہے یہ ہر بار...... ہوتی ہیں اس میں تحاریر دلکش، رنگارنگ، خوبصورغم گزار...... گویا کہ ہے یہ ایک ایسا گلستانِ بہار...... ہے جس میں پھولوں کی خوشنمائی، پتوں کی دلربائی، مسکراتے گلشن کی جلوہ آرائی اور چہکتی چڑیوں کی چہکار...... دعا ہے مالک سے کہ نہ آئے اس گل بھرے روضے کے راستے میں کوئی خار...... اور مہکاتا، جگمگاتا رہے یہ اپنی خوشبو سے جہانِ چارسو کو ہر بار...... چاہتے ہیں آپ سے اجازت یاد دلا کر باالاصرار...... خصوصی شمارہ شائع ضرور کریں ہم دس روپے دینے کے لئے ہیں تیار...... اگر بری لگی ہو آپ کو ہماری کوئی تکرار...... تو معاف فرمادیں ہمیں کہ ابن آدم ہے خطا کار......

والسلام

حبیب اللہ، جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

کراچی

(بہت خوب

میرے یار......خط

ہے آپ کا

مزیدار......اسی لئے شائع

ہورہا ہے اس بار......وگرنہ آپ

کو کرنا پڑتا اپنی باری کا انتظار......)

☆......☆......☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اِک عرصے بعد حاضری دینے کی جسارت ''بلاعنوان'' کہانی نے کرائی...... بہت ہی خوبصورت انداز سے لکھی گئی حقیقت پر مبنی پاور فل سٹوری کہا جاسکتا ہے...... جو کتنے ہی غلط عقائد میں لت پت لوگوں کے لئے مشعلِ راہ ہے...... بشرطیکہ عبرت حاصل کی جائے۔ تمنا کے شوق کے چراغ اگر دلوں میں جل اٹھیں تو ذہن اُجلا اُجلا، نکھر کر آخرت میں اعلیٰ مقام تک پہنچانے کا سبب بن جائے ان شاء اللہ۔ دوسرا اکثر کو گلہ ہوتا ہے بڑوں کی تحریر کا روضہ میں نظر آنا...... تو اس طرح بڑوں کے اندازِ تحریر بچوں کو درحقیقت سکھانے کا ہنر دیتے ہیں، اچھی چیزوں پر غور کیجیے اے روضہ کے لکھاریو......!!۔ آرٹ میں خوب نکھار آیا......اب زیادہ صفائی اور تاثر پر زور دینا اچھی پیش رفت ہے۔ (غالباً کبھی ہم نے مشورہ عرض کیا تھا۔ اس بارے میں ثابت کردیا قارئین کی رائے پر خوب غور وفکر ہوتا ہے جزاکم اللہ خیرا)

والسلام

حمیرا رحمانی، ڈیرہ اسماعیل خان

☆......☆......☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ سب خیریت سے ہوں گے۔ شمارہ نمبر129 ایک اعتبار سے کچھ اچھا نہیں لگا۔ (وہ کیس بھلا......؟؟) ٹائٹل پر ''عنوان'' ہی ''بلاعنوان'' تھا۔ روضہ تو اب اجنبی سا لگنے لگا ہے۔ پورے رسالے میں چند ایک تحریریں عام لکھاریوں کی تھی۔ (تو باقی کیا خاص لکھاریوں کی......آہم)۔ ''بے مثال حکمران'' اور ''مانچسٹر آف ایشیاء'' کے لکھاری ہی گمنام تھے۔ روضہ میں اب تو میرے خیال میں ایک عام لکھاری کے لئے ''گلدستہ روضہ'' ہی رہ گیا ہے جن میں اُن بیچاروں کی چھوٹی موٹی تحریریں شائع ہوتی ہیں اور پچھلے تین چار شماروں میں بھی عام لکھاریوں کے چند نام ہی نظر آئے۔ میں ایڈیٹر بھائی سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ ان ننھے منے لکھاریوں کی وجہ سے آج اس مقام پر ہے اور اب اُن ہی لکھاریوں کی حق تلفی ہورہی ہے۔ (میرے بھائی آپ کو شاید علم نہیں کہ زیادہ تر روضہ ان لکھاریوں کی تحاریر سے ہی مزین ہوتا ہے، پھر بھی آپ کی اس شکایت کے ازالے کے لئے ''قارئین نمبر'' آرہا ہے)۔

والسلام

محمد عظیم اسلم، پتوکی

☆......☆......☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھیا جی! کیا حال ہے؟ امید کرتی ہوں کہ خیریت سے ہوں گے۔ روضۃ الاطفال سارا ہی زبردست تھا۔ فرمان الٰہی اور حدیث نبوی ﷺ سے استفادہ کرنے کے بعد بھیا جی کی پہلی بات پڑھی، ان کی نصیحتوں کو پلے باندھ کر مشکل وقت میں کی جانے والی دعا یاد کی۔ آدھی ملاقات میں پہنچے تو کوئی روضۃ الاطفال پر مہک بھری فاتحہ پڑھ رہا تھا، اللہ نہ کرے کہ روضہ کبھی بند ہو۔ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی اور کوئی نہ لکھنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ ابھی جنگل میں خوراک پر پہنچے ہی تھے کہ تقریری مقابلے نے الارم بجایا اور ہم جھٹ سے وہاں پہنچے، آگے دیکھا تو روضہ کے صفحات ختم، یا اللہ اتنے کم صفحات اوران پر بھی بڑوں کا قبضہ، ویسے حفصہ بہن نے سچ ہی کہا تھا کہ ہم نونہالوں پر رحم کیجیے۔ ''بچپن ان شہیدوں کا'' کی کمی محسوس ہوئی آخر میں اس دعا کے ساتھ اجازت چاہوں گی کہ اللہ کرے ہمارا یہ خط ردی کی ٹوکری سے بچے اور روضۃ الاطفال کی زینت بنے اور اللہ روضہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

اخت عمر عبدالوہاب سیکھو، نوکھر گوجرانوالہ

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور ساتھ ہی آپ کی ردی کی ٹوکری بھی! اس نے تو ''خیریت'' سے ہی ہونا ہے (الحمدللہ)۔ ہمارے سینکڑوں بلکہ ہزاروں خطوط جو ہڑپ کرجاتی ہے۔اب آپ تھوڑی سی نوازش کریں اس کو تھوڑا سا قربانی والا گوشت کھلائیں تاکہ ایک بار تو اس کا پیٹ بھرے اور ہمارے خط روضۃ الاطفال کی دہلیز تک پہنچ سکیں۔مہربانی فرما کر ہماری تحریریں بھی شائع کردیں' کئی بار تو اتنا غصہ آتا ہے' دل کرتا ہے کہ روضۃ الاطفال سے ناطہ توڑ ہی دیں لیکن کیا کریں دل مانتا ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین

والسلام

میمونہ عظمت' جہلم

☆......☆......☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیروعافیت ہوں گے اور ہمارے ''روضۃ الاطفال'' کو سجانے' سنوارنے میں دن رات مصروفِ عمل ہوں گے...... (الحمدللہ)۔ ہم روضۃ الاطفال کے ''روزِ اول'' سے ہی قاری و لکھاری ہیں مگر شاید آپ ہم سے ناواقف...... کیونکہ بعض وجوہات کی بناء پر ہم اتنا عرصہ اپنے ''روضۃ الاطفال'' سے جدا رہے...... آج طویل مدت کے بعد اس کی محفل میں براجمان ہورہے ہیں۔اگر آپ برا نہ مانیں تو......؟؟ چلو بھئی! اگر آپ اجازت دے دیں تو ہم بخوشی اپنے ''روضہ'' میں کبھی کبھار آجایا کریں گے......!! (مان نہ مان، میں تیرا مہمان)

شمارہ نمبر129 کا ٹائٹل بڑا دلفریب' شاندار اور جاندار تھا۔تحریر بلاعنوان کا ہم نے عنوان تو منتخب کرلیا مگر اس کی رائے دینے کے لئے جب دن گننا شروع کئے تو تھوڑے تھے۔اس لئے ہم اپنی رائے آپ تک پہنچانے سے قاصر رہے ورنہ ضرور...... سائنسی کالم انتہائی دلچسپ ہوتا ہے۔ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی انوکھا تجربہ دیکھنے کو ملتا ہے جسے پڑھ کر حیرت کا جھٹکا سا لگتا ہے......!!۔عرصہ دراز سے بہت سے پرانے رائٹرز ہماری نظروں سے اوجھل ہیں خیر تو ہے......؟؟ (اللہ ہی جانے......) ایسا بالکل نامناسب ہے بلکہ نئے اور پرانے رائٹرز کا متحد ہونا ضروری ہے تاکہ ''روضہ'' میں خوب نکھار آئے اور اس کا معیار مزید سے مزید اعلیٰ ہو۔اللہ ہمارے ''روضہ'' کی مہک سے معطر ہونے والے ہر دل کو سدا شاد رکھے اور ان کو بھی جو اس کو مہکانے میں بھرپور کوشاں ہیں......!!

والسلام

حبیبہ ابوبکر' موڑ کھنڈا

☆......☆......☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہے آپ کا؟ (اللہ کا شکر)۔ شمارہ نمبر 129 پڑھا تو دل خوش ہوگیا۔ میں الحمد اللہ بلاعنوان کہانی کا عنوان بھیج رہا ہوں' اللہ کرے پسند آجائے۔بے مثال حکمران بہت اچھا واقعہ ہے۔ایک بات تو بتائیں کہ آپ ہماری تحاریر کیوں شائع نہیں کرتے' اس کی وجہ کیا ہے' ہمیں آپ پر بہت غصہ ہے' ابھی ہم نے بہت کنٹرول کیا ہے' آئندہ کنٹرول نہیں ہونا اور آپ کی اور ردی کی ٹوکری کی شامت آجائے گی۔ (واہ رے قسمت، تحاریر شائع کریں تب بھی دھمکیاں اور نہ کریں تو تب بھی ناراضگیاں)

والسلام

حافظ صہیب عاصم' گوجرانوالہ

خطاطی سیکھئے

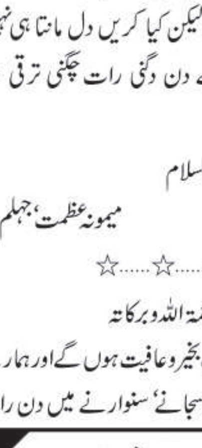

سرِقاف ایک نقطہ مدوّر ہے جو قلم کو دوبارہ لگانے سے بنتا ہے۔مقدار سر ایک قط پڑا اور سوا قط کھڑا۔نیچے اور اُوپر سے گول۔اس کے بعد تھوڑا سا لٹکاؤ ہے۔پھر دائرہ جیم لگائیں۔

بلاعنوان کہانی کے عنوانات

بہت سارے عنوانات موصول ہوئے۔تمام عنوانات ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ان میں سے جو دو عنوان منتخب کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

عنوان نمبر١

شیطانی یلغار ناکام

بازکارِ صبح و شام

(فروا فاطمہ۔جامعہ محمدیہ للبنات بہاول پور)

عنوان نمبر٢

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

''خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

(فائزہ الیاس۔نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

قارئین نمبر

قارئین ہوشیار...... کس لیں کمر اور ہو جائیں تیار
روضتہ الاطفال لا رہا ہے آپ کے لئے خبر شاندار
ایک عدد قارئین نمبر...... جسے کریں گے آپ یعنی قارئین تیار
درج ذیل مضامین میں سے کسی پر لکھ کر بھیجیں......
کیونکہ دیا جا رہا ہے بہترین مضمون پر انعام شاندار

- بابری مسجد
- سقوط ڈھاکہ
- بچپن ان شہیدوں کا
- رپورٹ روضہ سوسائٹی
- اپنی زندگی کا کوئی یادگار سچا واقعہ
- 1122 کا ریسکیو آپریشن
- کسی صحابی رسول ﷺ کا قصہ

ضروری بات

☆ آپ کی تحریریں 27 نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔
☆ تمام واقعات سچے اور حوالے کے ساتھ ہونے چاہئیں۔
☆ اس کے علاوہ کسی اچھی تحریر کو بھی شائع کیا جائے گا۔